B.A Part III Urdu Hon. Paper 5th

Dr. Shahnaj Ara
Deptt of Urdu.
Dr. L.K.V.D. College. Taj Pur Samasti Pur.

امام حسین رضی

حضرت علی کے بعد اہل عراق نے امام حسن رضی کے ہاتھ پر بیعت کی اور ان کو خلیفہ بنایا لیکن انہوں نے حالات وقت کو صحیح نظر سے دیکھا۔ دشمن کو قوی اور فوج کو ناقابل اعتبار پایا۔ علاوہ ازیں امت میں فتنہ اور خونریزی بھی ان کو گوارہ نہ تھی اس لئے مصلحت عامہ کو پیش نظر رکھ کر خلافت سے کنارہ کش ہو گئے اور صلح کی خواہش کی۔

امیر معاویہ نے موقع جیسا کہ انہوں نے ایک سادہ قرطاس دستخط کر کے ان کے پاس ~~بھیجا~~ بھیج دیا کہ جو شرائط آپ چاہیں اس پر لکھ دیں انہوں نے لکھا کہ اہل عراق کو امن عام دے دیا جائے کہ مشتبہ لوگوں کے انتقام میں کسی کی گرفتاری نہ ہو۔ اہواز کا خراج مجھے ملتا رہے۔ اور میرے بھائی حسین رضی کو ۲۰ لاکھ درہم سالانہ دیے جائیں۔ عطیہ اور صلہ میں بنی ہاشم دوسرے لوگوں سے مقدم رکھے جائیں۔ امیر معاویہ نے ان سب باتوں کو منظور کر لیا۔

~~امام حسن اور حسین~~ امام حسین اور امام حسن رضی نے کہا کہ علی رضی کے مقصد کو آپ نے مٹا کر معاویہ کے منصوبہ کو پورا کیا۔ انہوں نے کہا کہ خاموش رہو۔ میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔

ربیع الاول ۴۱ھ میں یہ عہد نامہ مکمل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشن گوئی صحیح ہوئی جو امام حسن رضی کے متعلق فرمائی تھی کہ میرا یہ بیٹا سید ہے امید ہے کہ اللہ تعالی اس کے

Scanned with CamScanner

ذریعہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کرا دیا

امام حسنؓ امام حسینؓ وغیرہ سب لوگوں نے امیر معاویہؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور تفرقہ کے بعد پھر ساری امت ایک علم کے نیچے آگئی۔ اس لیے اس سال کو عام الجماعت کہتے ہیں۔ امام حسنؓ کی بیعت چونکہ نامکمل تھی اور صرف چھ مہینے وہ خلیفہ رہے اس کے بعد خود خلافت سے دست بردار ہوگئے۔ اس وجہ سے بعض مورخ ان کو خلفاء میں نہیں شمار کرتے۔ مگر خلافت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو پیشین گوئی تھی کہ وہ میرے بعد تیس سال رہے گی اس کے بعد سلطنت ہو جائے گی صادق آئی۔

Shahnaj Ara

Scanned with CamScanner